© rasailojaraid.com

روح اخبار

سرزمین مشرق کا آفتاب درخشاں غروب ہوگیا۔ آہ مصطفےٰ کمال اتاترک بھی اس دنیا سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہوگئے۔ بقا صرف اللہ کی ذات کو ہے۔ اس روز حسرت و ماتم کا خطرہ کئی دن سے لگا ہوا تھا۔ لیکن درمیان میں بعض خبریں ایسی موصول ہوئی تھیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ خدا کے فضل سے صحت بحال ہو رہی ہے اور ترکی جمہوریت کی پندرھویں سالگرہ بھی اسی بنا پر جوش و خروش کے ساتھ منائی گئی کہ ترکی کے نجات دہندہ کی صحت خدا کے فضل سے بہتر ہوگئی تھی لیکن کل دفعۃً پھر خطرناک علالت کی خبر ملی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ بیماری اچانک عود کر آئی اور ۱۰ نومبر ۹ بجکر ۵ منٹ پر اس قائد اعظم نجات دہندہ ترک نے انتقال فرمایا۔ اسوقت دل میں ہمت نہیں کہ عالم اسلام بلکہ سرزمین مشرق کے اس حادثۂ عظیمہ کے متعلق کچھ سوچ سکے۔ دنیا کی کارگاہ بڑی بڑی ہستیوں سے کسی دور میں بھی خالی نہیں رہی۔ لیکن کمال اتاترک اس قسم کے بڑے آدمی نہ تھے۔ جو وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے رہتے ہیں ان مخصوص و چیدہ بندگانِ خدا میں سے تھے جنھیں قدرت صدیوں کے بعد قوموں اور ملکوں کی حالتیں پلٹنے کیلئے پیدا کیا کرتی ہے۔ اسوقت دل بھرا ہوا ہے۔ دماغ معطل ہے۔ لہٰذا فی الحال اس کے سوا کچھ نہیں سوجھتا کہ مرحوم کیلئے بارگاہ ایزدی میں خلوص قلب سے دعائے مغفرت کریں۔ خدا کرے کہ ترکی اور ترک قوم کی قیادت کیلئے اب پھر کوئی ایسی شخصیت نکل آئے جو کمال اتاترک کی جانشین بن سکے اور ترکوں کی دین دنیا کی رہبری بااتحی سنت کر سکے۔ آمین

کانگریس کا طرزِ عمل۔ حد ہوگئی کہ غازی موصوف کے اتنے بڑے حادثہ میں کانگریس نے مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا۔ دہلی میں مسلمانوں کی مکمل ہڑتال رہی یہانتک کہ سبزی منڈی بھی بند رہی لیکن ہندو اور کانگریس نے اس ہڑتال میں کوئی حصہ نہیں لیا۔

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کا اعلان۔ ذی شان نجد کے مقتدر عربوں نے سلطان ابن سعود کی خدمت میں اپنے دستخطوں سے ایک عرضداشت پیش کی ہے جس میں انھوں نے جلالۃ الملک سے استدعا کی تھی کہ وہ قضیہ فلسطین میں فوراً مداخلت کریں اور اس بے دردانہ کشت و خون کو ختم کرانے کی کوشش کریں ورنہ وہ خود ہتھیار باندھکر اپنے فلسطینی بھائیوں کے جہاد حریت میں شریک ہونے کیلئے جائیں گے۔ اس عرضداشت کے ملتے ہی جلالۃ الملک نے ان لوگوں کو اور دیگر مقتدر عربوں کو طلب کیا اور ان کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ "ہم نے اپنی ہمسایہ اور دوست حکومت عراق سے اپنے وزیر کو بلایا ہے۔ تاکہ اسے فلسطین کے متعلق اپنی حکومت کا رویہ اچھی طرح سمجھادیں۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ اس مسئلہ پر عراق اور ہماری حکومت متحد اور متفق ہوجائے۔ ہم ابتدائی حکومت کو خوب اچھی طرح سے واضح کردینا چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے دوستانہ مشوروں پر پوری طرح غور کرے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں تم کو اپنے فرض سے جو اسلام نے تم پر عائد کیا ہے ہرگز نہیں روکوں گا۔ اور میں یقین دلاتا ہوں کہ جو لوگ جہاد حریت کیلئے فلسطین جائیں گے میں ان میں شامل ہونگا۔

جناب شیخ حاجی عبدالوہاب صاحب پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ محدث دار الحدیث رحمانیہ دہلی سے شائع کیا۔

© rasailojaraid.com